

نماز جیسی اہم ترین عبادت کو سنت کے مطابق ادا کرنے کے لیے مطالعہ کیجیے

خواتین کی نماز کا سنت طریقہ

جو شخص سنت کے جتنا قریب ہوتا ہے وہ اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ سنت کے مطابق نماز ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت ہی پسندیدہ عمل ہے۔ یہ کتابچہ جہاں خواتین کی نماز سنت کے مطابق کرنے میں انتہائی مفید ہے وہاں نماز کے اہم مسائل سمجھنے میں بھی بہت ہی مددگار ہے۔ اس لیے پڑھیے اور قدر کیجیے!!

مؤلف

مبین الرحمن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
مختص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی



+92 336 2579499

مبین الرحمن



+92 314 2066201

محمد اسماعیل

مزید معلومات کے لیے

رابطہ کر سکتے ہیں:

خواتین کی نماز کا مکمل طریقہ

نماز شروع کرتے وقت با وضو ہو کر کسی پاک جگہ قبلہ رخ کھڑی ہو جائے، پاؤں کا رخ بھی قبلہ کی طرف رکھے۔ سینہ یا سر نہ جھکائے بلکہ جسم مکمل طور پر سیدھا رکھے اور اپنی نظر سجدے کی جگہ کی طرف رکھے اور دونوں پاؤں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھے۔ اسی طرح نماز سے پہلے کسی موٹی چادر یا دوپٹے وغیرہ سے سر، بال، گردن، سینہ، بازو، کلائی، پنڈلی، ٹخنے اور دیگر بدن کو اچھی طرح چھپالے۔ نماز شروع کرنے سے پہلے نماز کی نیت کرے۔ دل میں نیت کر لینا کافی ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں البتہ اگر کوئی زبان سے بھی نیت کر لے تب بھی درست ہے۔ پھر تکبیر تحریمہ کے لیے کندھوں تک ہاتھ اٹھائے، البتہ ہاتھ اٹھاتے وقت دوپٹے سے ہاتھ باہر نہ نکالے بلکہ اندر ہی اندر دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سینے پر ہاتھ اس طرح رکھے کہ دائیں ہاتھ کی تہیلی بائیں ہاتھ کی تہیلی کی پشت پر آجائے، مردوں کی طرح ہاتھ نہ باندھے۔ پھر ثنا یعنی: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پڑھے، پھر تَعَوُّذ یعنی: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور پھر تسمیہ یعنی: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھے، پھر سورت فاتحہ اور پھر اس کے بعد کوئی اور سورت پڑھے۔ یہاں تک قیام پورا ہو گیا۔ پھر رکوع کرے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ رکوع کے لیے جاتے وقت تکبیر کہے اس طرح کہ جھکتے ہوئے تکبیر شروع کرے اور رکوع میں پہنچ کر تکبیر ختم کرے۔ رکوع میں پوری طرح نہ جھکے بلکہ تھوڑا سا جھک جائے، وہ بھی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، اور خوب سمٹ کر رکوع کرے کہ بازوؤں کو پہلوؤں (یعنی کہنیوں کو پسلیوں) سے ملا لے۔ گھٹنوں کو سیدھا نہ رکھے بلکہ تھوڑا سا آگے جھکا لے (یعنی ذرا سا خم دے دے)، ہاتھوں سے گھٹنے نہ پکڑے بلکہ ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لے اور انگلیاں آپس میں ملا لے۔ نظر پاؤں کی طرف رکھے، اور دونوں پاؤں آپس میں ملا لے۔ رکوع خوب اطمینان سے کرے کہ کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اطمینان سے پڑھ سکے۔ رکوع سے اٹھتے ہوئے تسمیع یعنی: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اس طرح کہے کہ رکوع سے اٹھتے ہوئے شروع کرے اور کھڑے ہوتے ہی ختم کرے۔ رکوع کے بعد خوب سیدھا ہو کر اطمینان سے کھڑی ہو جائے اور تحمید یعنی: زَبْنًا لَكَ الْحَمْدُ کہے۔ پھر سجدہ کرے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ سجدے کے لیے جاتے ہوئے تکبیر کہے اس طرح کہ جھکتے ہوئے شروع کرے اور سجدے میں پہنچ کر ختم کرے۔ سجدے میں جاتے ہوئے سینہ آگے کو جھکاتے ہوئے جائے۔ زمین پر پہلے اپنے گھٹنے رکھے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی رکھے، اور ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھے۔ اور خوب سمٹ کر اور ذب کر سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں سے مل جائے، کہنیاں زمین پر بچھا دے اور سینے (یعنی پہلو) سے بھی لگا دے۔ دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکال کر زمین پر بچھا دے، اور جتنا ہو سکے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے۔ سجدہ خوب اچھی طرح کرے جس میں اطمینان سے کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھ سکے۔ سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک اور پھر ہاتھ اٹھائے، سجدے سے اٹھتے ہوئے تکبیر شروع کرے اور بیٹھتے ہی ختم کرے۔ سجدے سے اٹھنے کے بعد بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھ جائے، دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھے، دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ کر انگلیاں ملا لے، اور نظر اپنی گود کی طرف رکھے۔ پھر دوسرا سجدہ اسی طرح کرے جس طرح پہلا سجدہ کیا گیا، دوسرا سجدہ کر کے دوسری رکعت کے لیے اٹھ جائے۔ اٹھتے وقت بلا ضرورت زمین کا سہارا نہ لے اور اٹھتے ہوئے تکبیر شروع کرے اور

کھڑے ہوتے ہی ختم کر دے۔ یہ پہلی رکعت مکمل ہوئی۔ دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرنی ہے جس طرح پہلی رکعت ادا کی گئی، البتہ دوسری رکعت میں پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے، پھر فاتحہ اور سورت۔ دوسری رکعت ادا کر کے قعدہ میں بیٹھ جائے، اور التَّحِيَّات سے شروع کرے، پھر تشہد پڑھتے ہوئے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے، اشارہ کرتے وقت دائیں ہاتھ کی درمیان والی بڑی انگلی اور انگوٹھے کے سروں کو ملا کر گول سا حلقہ بنائے اور کنارے کی چھوٹی انگلی (یعنی چھٹکی) اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کر لے، اور لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ پر شہادت کی انگلی کو اوپر اٹھا کر قبلہ کی طرف اشارہ کرے، اور اِلَّا اللّٰهُ کہتے وقت اس کو جھکا دے اور آخر تک ہاتھ کو اسی طرح رہنے دے۔ تشہد کے بعد درود شریف اور پھر دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر لے، سلام پھیرتے وقت کندھے کی طرف نگاہ رکھے۔ یہ دو رکعت نماز کا طریقہ مکمل ہو چکا۔

(ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری، بہشتی زیور، نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں، خواتین کا طریقہ نماز از حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب، مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا ثبوت از مفتی محمد رضوان صاحب)

خواتین کی نماز سے متعلق چند اہم مسائل:
نماز کب فرض ہوتی ہے؟

نماز ہر عاقل بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ لڑکی جب تک بالغ نہ ہوئی ہو تو اس کے ذمے نماز فرض نہیں، البتہ بلوغت سے پہلے بھی اس کو نماز کی عادت ڈالنی چاہیے اور ان کو نماز کی بھرپور ترغیب دینی چاہیے۔ جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کے ذمے نماز فرض ہو جاتی ہے۔ واضح رہے کہ جب لڑکی کی عمر اسلامی سال کے اعتبار سے 9 سال ہو جائے تو اس کے بعد جب بھی بلوغت کی علامات (جیسے ماہواری، احتلام وغیرہ) ظاہر ہو جائیں تو یہ بالغ ہو جاتی ہے، البتہ اگر کوئی بھی علامت ظاہر نہ ہو تو پھر 15 سال کی عمر میں لڑکی بالغ شمار کی جاتی گے۔ (صحیح مسلم رقم: 4814 مع تكملة فتح الملہم، ردالمحتار، العالگیریہ، كنز الدقائق مع البحر الرائق)

نپاکی کے مخصوص ایام میں نماز کا حکم:

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لیے نماز ادا کرنا جائز نہیں، بلکہ ان دنوں میں نماز معاف ہے، جس کی قضا بھی نہیں۔ (ردالمحتار)

نماز کے لیے جسم، کپڑے اور جگہ کی پاکی کا حکم:

1: نماز ادا کرنے کے لیے جسم، کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے، اس لیے نماز سے پہلے تحقیق کر لی جائے کہ کہیں کوئی گندگی تو نہیں لگی، تاکہ اس کو صاف کر لیا جائے۔ بعض خواتین پاکی کا اچھی طرح خیال نہیں رکھتیں حتیٰ کہ بچے کا پیشاب اگر کپڑوں یا جسم پر لگ جائے تو اس کو اہتمام سے اچھی طرح نہیں دھوئیں، یا درہے کہ بچہ چاہے جتنا بھی چھوٹا ہو اس کا پیشاب بھی ناپاک ہے، اس کو بھی دھونا ضروری ہے۔

2: زمین اگر پاک ہو تو اس پر مصلیٰ وغیرہ بچھائے بغیر بھی نماز ادا کرنا درست ہے۔

3: زمین پر اگر کوئی نجاست لگ جائے (جیسے پیشاب یا ناپاک پانی وغیرہ)، اور پھر وہ زمین کسی بھی وجہ سے ایسی سوکھ جائے کہ اس نجاست کا کوئی اثر باقی نہ رہے تو وہ زمین پاک ہو جاتی ہے، اس کو دھونے کی ضرورت نہیں رہتی، اس لیے ایسی زمین پر

کچھ بچھائے بغیر بھی نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ ایسی زمین پر تیمم کرنا جائز نہیں۔ اور اگر ایسی زمین کو خشک ہو جانے کے بعد پانی لگ بھی جائے تب بھی وہ پاک ہی کہلائے گی اور وہ پانی بھی پاک ہی شمار ہوگا۔

4: یاد رہے کہ جگہ کے پاک ہونے سے مراد دونوں قدموں، ہاتھوں، گھٹنوں اور پیشانی رکھنے کی جگہ ہے، نہ کہ پوری جگہ، اس لیے اگر کوئی قالین، جائے نماز یا زمین وغیرہ ناپاک ہو لیکن دونوں قدم، گھٹنے، ہاتھ اور پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ہو تو اس صورت میں بھی نماز ادا ہو جائے گی۔

(سنن ابی داؤد حدیث: 382 مع إعلاء السنن، کنز الدقائق مع البحر الرائق، رد المحتار، الھندیہ، فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ عثمانی)

نماز کے لیے وضو یا غسل کا حکم:

نماز کے لیے با وضو ہونا ضروری ہے، چاہے وضو کرے یا غسل، البتہ اگر کسی عورت پر جنابت یا حیض و نفاس کی وجہ سے غسل فرض ہو چکا ہو تو اس کے لیے غسل کرنا ضروری ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ وضو یا غسل مکمل طور پر اچھے طریقے سے کرنا چاہیے، بعض خواتین جلدی میں ٹھیک طرح وضو یا غسل نہیں کرتیں جس کی وجہ سے بعض جگہیں خشک رہ جاتی ہیں، ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ نماز نہیں ہوتی۔ (رد المحتار)

نماز کے لیے خصوصی طور پر پردے کا حکم:

عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز سے پہلے اپنے سارے جسم، سر، بال، گردن، سینہ، بازو، کلائی، پنڈلی، ٹخنے وغیرہ کو اچھی طرح چھپالے۔ یاد رہے کہ لباس، دوپٹہ یا چادر اس قدر موٹے ہونے ضروری ہیں کہ جسم اور بال نظر نہ آئیں، ورنہ تو نماز نہیں ہوگی۔ بعض خواتین پردے کا خیال نہیں رکھتیں جس کی وجہ سے ظاہر ہے کہ ان کی نماز ہی نہیں ہوتی، اس لیے پردے کا خوب اچھی طرح اہتمام کرنا چاہیے۔

(رد المحتار، بہشتی زیور، نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں، خواتین کا طریقہ نماز از حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب)

مرد اور عورت کی نماز میں فرق:

شریعت نے عورت اور مرد کے مابین نماز کے معاملے میں واضح فرق رکھا ہے، جس کی وجہ سے متعدد مسائل میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے۔ مرد اور عورت کی نماز میں ایک اہم فرق یہ ہے کہ عورت کے لیے نماز میں وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے جو اس کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو اور یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، اس لیے اوپر عورت کی نماز کا جو طریقہ بیان ہو چکا اس کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے اور اسی کے مطابق عمل کرنا چاہیے، اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں حتیٰ کہ وہ عورتوں کو مردوں کی طرح نماز پڑھنے پر مجبور کرتے ہیں، تو ایسے لوگ کھلی غلطی کا شکار ہیں کیوں کہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا ہونا متعدد دلائل سے ثابت ہے، ملاحظہ فرمائیں:

(السنن الکبریٰ للبیہقی باب مَا یُسْتَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ تَرَكِ التَّجَافُیْ فِی الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ مع حدیث 3324 3325، مصنف ابن ابی شیبہ)

حدیث: 2486-2489، 2799، 2793-2798، مجمع الزوائد حدیث: 2594، المعجم الکبیر حدیث: 28، مراسیل ابی داؤد حدیث:

87، مصنف عبدالرزاق حدیث: 5066 5068 5069 5071، فیض القدیر، مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا ثبوت از مفتی محمد رضوان صاحب)

عورت کے لیے نماز پڑھنے کی افضل جگہ کون سی ہے؟

پردہ عورت کے لیے بہترین زیور ہے جو کہ اس کی حیا کا تقاضا بھی ہے کیوں کہ عورت نام ہی پردے کا ہے، اس لیے عورت کے لیے پردے میں رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی محبوب عمل ہے، وہ جس قدر پردے میں رہے گی اتنا ہی اس کے لیے افضل ہے۔ اسی پردے اور حیا کی وجہ سے عورت کے لیے گھر کے کسی پوشیدہ جگہ میں نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ افضل ہے، جیسے صحن سے برآمدے میں نماز پڑھنا افضل ہے، برآمدے سے کمرے میں نماز ادا کرنا افضل ہے اور کمرے میں بھی کسی پوشیدہ کونے میں نماز ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عورت کو نماز کے لیے مسجد جانا چاہیے، یاد رہے کہ ان کی یہ بات ہرگز درست نہیں بلکہ یہ لوگ کھلی غلطی کا شکار ہیں۔

(سنن ابی داؤد حدیث: 570، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: 77027697، مجمع الزوائد حدیث: 2115 و 2118، مستدرک للحاکم حدیث: 757، مرقاۃ المفاتیح، رد المحتار)

نماز ادا کرنے کے لیے قبلہ رخ ہونے کا حکم:

نماز ادا کرنے کے لیے قبلہ رخ ہونا فرض ہے، بعض خواتین تحقیق کیے بغیر کسی بھی طرف رخ کر کے نماز شروع کر لیتی ہیں، یاد رہے کہ یہ واضح غلطی ہے، بلکہ قبلہ رخ ہونے کا خوب اہتمام ہونا چاہیے۔

نمازوں کے اوقات:

1: نماز ادا کرنے سے پہلے دیکھ لیا جائے کہ نماز کا وقت داخل ہوا ہے یا نہیں، کیوں کہ جب تک کسی نماز کا وقت داخل نہ ہو تو وہ نماز ادا ہی نہیں ہوتی۔ (رد المحتار)

2: فجر: فجر کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک ہے، اس دوران جب بھی فجر کی نماز ادا کی جائے تو درست ہے، البتہ عورت کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ روشنی پھیلنے سے پہلے فجر ادا کر لے۔ اور جب سورج نکلنا شروع ہو جائے تو فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔

ظہر: دوپہر کو جب زوال ہو جائے تو ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور یہ عصر تک رہتا ہے، عصر کا وقت شروع ہوتے ہی ظہر کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔

عصر: جیسے ہی ظہر کا وقت ختم ہو جائے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، عصر کا وقت مغرب تک رہتا ہے، مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی عصر کی نماز قضا ہو جاتی ہے، البتہ عصر کی نماز میں بلا عذر اس قدر تاخیر کرنا گناہ ہے کہ سورج پیل پڑ جائے اور اس کی طرف سہولت سے دیکھا جاسکے یعنی مکروہ وقت داخل ہو جائے۔

مغرب: جیسے ہی عصر کا وقت ختم ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے، مغرب کا وقت عشتا تک رہتا ہے، عشتا کا وقت شروع ہوتے ہی مغرب کی نماز قضا ہو جاتی ہے، البتہ مغرب کی نماز میں کسی مجبوری کے بغیر اس قدر تاخیر کرنا گناہ ہے کہ اندھیرا پھیل جائے اور تارے نکل آئیں یعنی عشتا کا وقت قریب آجائے، البتہ نماز ادا ہی شمار ہوگی۔

عشتا: مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی عشتا کا وقت شروع ہو جاتا ہے، عشتا کا وقت فجر تک رہتا ہے، فجر کا وقت شروع ہوتے ہی

عشا کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔

3: خواتین مسجد کی اذان کی پابند نہیں بلکہ جیسے ہی نماز کا وقت داخل ہو جائے تو وہ نماز ادا کر سکتی ہیں اگرچہ مسجد کی اذان نہ ہوئی ہو، البتہ جن خواتین کو وقت داخل ہونے کا علم نہیں ہوتا تو ان کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ مسجد کی اذان کا انتظار کر لیا کرے۔ (ردالمحتار مع درمختار وغیرہ)

عام نفل نماز کس وقت پڑھنا جائز ہے؟

نفل نماز کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں بلکہ یہ کسی بھی وقت ادا کی جاسکتی ہے، البتہ تین اوقات ایسے ہیں کہ جن میں نفل پڑھنا جائز نہیں:

1: صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک۔

2: دوپہر کو زوال کے وقت، یہ احتیاطاً دس منٹ تک رہتا ہے۔

3: عصر کی نماز سے لے کر مغرب تک۔

قضا نماز کس وقت ادا کرنا جائز ہے؟

قضا نماز ادا کرنے کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں بلکہ جب بھی موقع ملے تو ادا کر لینا چاہیے، البتہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں قضا نماز پڑھنا جائز نہیں:

1: جب سورج نکل رہا ہو، یہ تقریباً دس منٹ تک رہتا ہے۔

2: دوپہر کو زوال کے وقت، یہ بھی احتیاطاً دس منٹ تک رہتا ہے۔

3: جب سورج ڈوب رہا ہو، یہ مغرب کی نماز سے پہلے کا وقت ہے جو کہ تقریباً پندرہ منٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔

فجر کی سنتیں کب ادا کی جائیں؟

فجر کی سنتیں فجر کی فرض نماز سے پہلے پڑھنی چاہیے، اگر کسی نے فرض سے پہلے سنت نہیں پڑھی تو فرض پڑھ لینے کے بعد سورج طلوع ہونے تک سنت پڑھنا درست نہیں، بلکہ جب سورج طلوع ہو جائے تو پھر اس دن کے زوال سے پہلے تک ان سنتوں کی قضا پڑھ سکتے ہیں، اس کے بعد ان کی قضا نہیں۔ (ردالمحتار)

نوٹ: جامعہ دارالعلوم کراچی کے اہل علم کی تحقیق کے بعد شائع ہونے والا ”داعی نقشہ اوقات نماز و سحر و افطار“ ایک بہترین اور مستند نقشہ ہے، جس کے ذریعے اوقات نماز اور مکروہ اوقات معلوم کیے جاسکتے ہیں، اس لیے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اس نقشہ کو اپنے پاس رکھے، اس کو سمجھے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔

نمازوں کی رکعات:

فجر کی چار رکعات ہیں: دو رکعات سنت مؤکدہ اور دو رکعات فرض۔

ظہر کی دس رکعات ہیں: چار سنت مؤکدہ، چار فرض اور دو سنت مؤکدہ۔

عصر کی چار رکعات فرض ہیں۔

مغرب کی پانچ رکعات ہیں: تین فرض اور دو سنت مؤکدہ۔
عشا کی نو رکعات ہیں: چار فرض، دو سنت مؤکدہ اور تین وتر واجب۔
نیت کے مسائل:

(۱) نماز کے لیے نیت کرنا فرض ہے، نیت درحقیقت دل کے ارادے اور عزم کا نام ہے، اس لیے دل میں نیت کر لینا کافی ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں البتہ اگر کوئی زبان سے بھی نیت کر لے تب بھی درست ہے، اور کوشش یہ کرے کہ نیت طویل نہ ہو بلکہ مختصر ہی ہو جیسے فرض نماز کی نیت یوں کرے: میں فجر کی دو رکعت فرض نماز ادا کرتی ہوں، یا: میں ظہر کی چار رکعت فرض نماز ادا کرتی ہوں۔ اور سنتوں کی نیت یوں کرے: میں ظہر کی چار رکعت سنت ادا کرتی ہوں۔ اور وتر کی نیت یوں کرے: میں تین رکعت وتر ادا کرتی ہوں۔ اور نفل کی نیت یوں کرے: میں دو رکعت نفل ادا کرتی ہوں، یا: میں دو رکعت اشراق کی نماز ادا کرتی ہوں۔ اور قضا نماز کی نیت یوں کرے: میں ظہر کی چار رکعت قضا فرض نماز ادا کرتی ہوں، یا: میں فجر کی دو رکعت قضا فرض نماز ادا کرتی ہوں۔ اور اگر بہت سی نمازیں قضا ہو چکی ہوں تو یوں نیت کرے: میں ظہر کی پہلی چار رکعت قضا فرض نماز ادا کرتی ہوں، یا: میں فجر کی پہلی دو رکعت قضا فرض نماز ادا کرتی ہوں۔ اسی طرح ہر قضا نماز ادا کرتے وقت پہلی نماز کا ذکر کرے۔ واضح رہے کہ اگر کسی کو زبان سے نیت کرنے میں مشکل پیش آتی ہو تو دل ہی دل میں نیت کر لیا کرے۔ (رد المحتار وغیرہ)

(۲) بعض خواتین کو نیت کے بارے میں شک کی بیماری لگ جاتی ہے کہ وہ بار بار نیت کرتی ہیں اور پھر بھی یہ سمجھتی ہیں کہ نیت نہیں ہوئی، تو ایسی خواتین کو چاہیے کہ وہ شک کی طرف ہرگز توجہ نہ دیا کریں کیوں کہ شک کی طرف جتنی بھی توجہ دی جائے تو شک اتنا ہی بڑھتا ہے، اسی طرح ان کو چاہیے کہ وہ زبان سے نیت نہ کریں بلکہ دل ہی میں نیت کر لیا کریں تاکہ یہ شک ختم ہو سکے۔ اور یہ مسئلہ بھی یاد رہے کہ اگر کسی کے دل میں صحیح نیت ہو لیکن زبان سے نیت کرتے وقت اس سے غلطی ہو جائے جیسے عصر کی جگہ مغرب کہہ دیا، یا چار رکعات کی جگہ تین کہہ دیا تو اس سے نماز پر کچھ فرق نہیں پڑتا بلکہ نماز بالکل درست ہے۔
نمازوں میں قیام کا حکم:

فرض نمازوں اور واجب نماز جیسے وتر میں قیام فرض ہے کہ کسی مجبوری کے بغیر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ اور نفل نمازوں میں قیام فرض نہیں، اس لیے بیٹھ کر بھی ادا کرنا جائز ہے، البتہ کسی مجبوری کے بغیر بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے آدھا ثواب ملتا ہے، البتہ سنت مؤکدہ نمازوں میں کوشش یہی ہونی چاہیے کہ بلا عذر بیٹھ کر ادا نہ کی جائیں خصوصاً فجر کی سنتوں میں قیام کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیے کیوں کہ بعض فقہا کرام نے ان میں بھی قیام کو فرض قرار دیا ہے۔ (رد المحتار)
سکون و اطمینان سے نماز ادا کرنے کی اہمیت:

رکوع کے بعد سیدھا کھڑے ہونے کو قومہ کہا جاتا ہے، اسی طرح دو سجدوں کے درمیان میں بیٹھنے کو جلسہ کہا جاتا ہے، یہ دونوں واجب ہیں اور ان کو اس قدر اطمینان سے ادا کرنا بھی واجب ہے کہ جسم کے اعضا اپنی جگہ پڑ سکون ہو جائیں، جس کی مقدار ایک تسبیح کے برابر ہے، اس لیے قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ وغیرہ خوب اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنے چاہیے،

ان میں جلدی ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔ بعض خواتین رکوع میں جاتے ہی فوراً اٹھ کھڑی ہوتی ہیں، یا رکوع سے اٹھتے ہی فوراً سجدے میں چلی جاتی ہیں اور اطمینان سے قومہ نہیں کرتیں، یا پہلے سجدے سے سر اٹھاتے ہی دوسرے سجدے میں چلی جاتیں ہیں اور اطمینان سے جلسہ نہیں کرتیں؛ تو یاد رہے کہ یہ گناہ ہے اور ایسی خواتین کے ذمے یہ نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

ثنا، اعوذ باللہ اور بسم اللہ کس کس رکعت میں پڑھنی ہے؟

ہر نماز کی پہلی رکعت کے شروع میں ثنا، اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھی جائے گی، جبکہ باقی تمام رکعتوں کے شروع میں صرف بسم اللہ پڑھی جائے گی۔ (ردالمحتار)

فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے کا حکم:

1: سنتوں، نفل اور وتر کی تمام رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا واجب ہے، جبکہ فرض نمازوں کی صرف پہلی دو رکعتوں میں سورت پڑھنا واجب ہے بس! فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت نہیں پڑھی جائے گی، لیکن اگر کسی نے پڑھ لی تو نماز پھر بھی درست ہے، سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں۔

2: سورت فاتحہ کے بعد سورت ملانے کی تفصیل یہ ہے کہ یا تو کوئی بھی سورت ملا لی جائے، یا کم از کم تین چھوٹی آیتیں، یا ایک یا دو ایسی آیات جو تیس حروف کے برابر ہوں وہ ملا لی جائیں۔ یہ تو کم از کم مقدار ہے، جس سے نماز درست ہو سکے گی، لیکن ہر مومن کو حسب طاقت زیادہ سے زیادہ سورتیں یاد ہونی چاہیے تاکہ وہ نمازوں میں صرف مختصر قرأت پر اکتفا نہ کرے بلکہ ذرا طویل قرأت کا لطف بھی اٹھائے۔ (ردالمحتار)

وتر پڑھنے کا طریقہ:

وتر میں دوسری رکعت کے قعدے سے اٹھنے کے بعد پہلے بسم اللہ، پھر فاتحہ اور پھر سورت پڑھے، اس کے بعد تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھائے، اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لے، پھر دعائے قنوت پڑھے، اس کے بعد رکوع کر کے نماز مکمل کر لے، اگر کوئی شخص وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو اس کو چاہیے کہ آخر میں سجدہ سہو کر لے تو نماز درست ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ:

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں تشهد پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیرا جائے پھر اس کے بعد دو سجدے کیے جائیں، پھر احتیاط سے شروع کر کے آخر تک پڑھ کر سلام پھیر لیا جائے۔ (ردالمحتار)